پیارے نبی ﷺ کی پیاری

سُنّتیں

مُؤلّفہ

مولانا حکیم محمّد اختر صاحب مدّظلہ
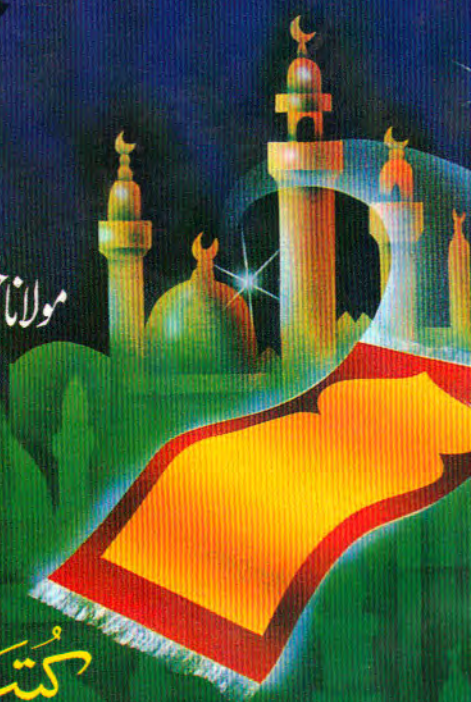
کُتب خانہ مظہری

گلشنِ اقبال نمبر۲ کراچی

سوکر اٹھنے کی سنتیں

۱) نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خمار دور ہوجائے۔ (شمائل ترمذی)

۲) صبح جب آنکھ کھلے تو یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد)

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

۳) جب سوکر اٹھیں تو مسواک کرلیں (مسند احمد، ابوداؤد صفحہ ۸) وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے گی۔ سوکر اٹھتے ہی مسواک کرلینا علیحدہ سنت ہے۔ (بذل المجہود شرح ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۵)

۴) پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں کرتا یا قمیص پہنیں تو پہلے دائیں آستین ڈالیں پھر بائیں میں اسی طرح صدری ایسے ہی جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اتاریں پھر دائیں طرف کا اتاریں اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔ (بخاری ترمذی ابواب اللباس و شمائل ترمذی)

۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں (ترمذی جلد ا صفحہ ۱۳)

بیت الخلاء آنے جانے کی دعائیں اور سنتیں

۶) استنجے کے لئے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے۔ اگر پہلے سے بیت الخلاء میں انتظام کیا ہو اہو تو کافی ہے۔ فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دقت ہو رہی ہے لہٰذا بعض علماء کرام نے ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلا تشریف لے جاتے تھے۔ (علیکم بسنتی)

۸) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت (ف) ملا علی قادری نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس دعا کی برکت سے بیت الخلا کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہوجاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ

پاتے ۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ خبث کے ب پر پیش اور جزم دونوں جائز ہیں ۔ (مرقاۃ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۶۱)

۹) بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے
(علیکم بسنتی)

(بحوالہ ابن ماجہ)

۱۰) جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۱) بیت الخلا سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں اور باہر آکر یہ دعا پڑھیں۔ غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

(ابن ماجہ)

اے اللہ ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں ، جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی ۔

۱۲) بیت الخلا جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اتار کر باہر ہی چھوڑ دیں۔ (نسائی) فراغت کے بعد باہر آکر پھر پہن لیں۔ تعویز جس کو موم جامہ کرلیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

۱۳) رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ ہی اس طرف پیٹھ کریں۔ (مشکوۃ، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۴) رفع حاجت کرتے وقت بلاضرورت شدیدہ کلام نہ کریں اسی طرح اللہ کا ذکر بھی نہ کریں۔ (مشکوۃ، ابوداؤد صفحہ ۳)

۱۵) پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیونکہ اکثر عذاب قبر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(بخاری، ابن ماجہ)

۱۶) پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضوٌ خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔

(بخاری، ابوداؤد)

۱۷) بعض جگہ بیت الخلا نہیں ہوتا اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہئیے جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

۱۸) پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۱۹) بیٹھ کر پیشاب کریں، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کریں۔ (ترمذی)

۲۰) پیشاب کرنے کے بعد استنجا سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں سکھانا چاہئیے۔ (بہشتی گوہر)

۲۱) وضو سنت کے موافق گھر پر کرنا چاہیئے۔
۲۲) سنتیں گھر پر پڑھ کر جانا۔ موقع نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا۔
ف: آج کل جبکہ سنتوں کو ترک کیا جارہا ہے۔ سنن کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ (کمالات اشرفیہ صفحہ ۱۵۶)

گھر سے نکلنے کی دعا

۲۳) گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لئے باہر نکل کر یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔
۲۴) اطمینان سے جانا دوڑ کر نہ جانا (یہ صرف مسجد کے لئے ہے)
(ابن ماجہ)

گھر میں داخل ہونے کی دعا

۲۵) اور مسجد سے باہر جہاں کہیں سے بھی گھر میں داخل ہوکر یہ دعا پڑھنا اور پھر گھر والوں کو سلام کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَالْمَوْلَجِ وَ خَیْرَالْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَاوَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَاوَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَاتَوَكَّلْنَا (ابوداؤد)

اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھروسہ کیا۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

۱) داہنا پیر مسجد میں داخل کرنا۔ (بخاری کتاب الصلوۃ صفحہ ۶۱)

۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۵۶)

۳) درود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

(ابن ماجہ۔ فیض القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

۴) دعا پڑھنا مثلاً اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

۵) اعتکاف کی نیت کرنا۔ (شامی جلد ۲ صفحہ ۴۴۲)

مسجد سے باہر آنے کی سنتیں

۱) بایاں پیر مسجد سے باہر نکالنا۔ (بخاری کتاب الصلوۃ صفحہ ۶۱)

۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۵۶)

۳) درود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
(ابن ماجہ۔ فیض القدیر)

۴) دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (ابن ماجہ)
ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسواک کی سنتیں

۱) ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔
(ابو داؤد جلد ۱ صفحہ ۸) (الترغیب والترہیب)

۲) مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری سرے کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔ (شامی جلد ۱ صفحہ ۸۵)

وضو کی سنتیں

وضو میں اٹھارہ سنتیں ہیں۔ ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا۔

۱) وضو کی نیت کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لئے وضو کرتا ہوں۔ (نسائی۔ باب النیۃ فی الوضوء صفحہ ۱۲)

۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر وضو کرنا۔ بعض روایات میں وضو

کی بسم اللہ اس طرح آئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ

(مراقی مع الطحطاوی صفحہ ۳۷)

۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۵ من ابی علقمہ)

۴) مسواک کرنا اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملنا۔

(مراقی الفلاح ۳۷۔ ۳۸)

۵) تین بار کلی کرنا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۴)

۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک چھنکنا۔

(ابوداؤد صفحہ ۱۴، ۱۵)

۷) کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو۔

(ابوداؤد صفحہ ۱۹ مراقی الفلاح صفحہ ۳۹)

۸) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۷)

۹) چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۹)

فائدہ:

داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین بار چہرہ دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے پاس تالو میں ڈالے اور

ڈاڑھی کا خلال کرے اور کہے۔

هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ (رَوَاہ ابوداؤد عن انس رضی اللّٰہ عنہ)

(شامی جلد ۱ صفحہ ۸۷)

۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۹)

۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔

(سعایہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ شامی جلد ۱ صفحہ ۸۶)

۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔

(نسائی جلد ۱ صفحہ ۱۶ شامی جلد ۱ صفحہ ۸۹)

۱۳) اعضاء وضو کو مَل مَل کر دھونا۔ (مراقی صفحہ ۴۰)

۱۴) پے در پے وضو کرنا۔ (ایضاً)

۱۵) ترتیب وار وضو کرنا۔ (ھدایہ جلد ۱)

۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔

(بخاری باب التیمن فی الوضوء صفحہ ۲۸)

۱۷) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۱ عن عبداللہ ابن زیدؓ)

۱۸) گردن کا مسح کرنا۔ حلق کا مسح نہ کرے۔ یہ بدعت ہے۔

(مراقی صفحہ ۱۴)

وضو کے بعد کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۸)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

فائدہ:

اس دعا کے متعلق مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملّا علی قاری نے فرمایا کہ وضو ظاہری طہارت ہے۔ اس دعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اوّل اختیاری تھی وہ ہم کرچکے ہیں اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرمادیجئے۔

فرائضِ وضو

فائدہ: وضو کا مندرجہ بالا طریقہ سنت کے مطابق ہے۔

وضو میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا اور آدمی بے وضو رہتا ہے۔ وضو میں صرف چار چیزیں فرض ہیں:

۱) ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔

۲) ایک ایک بار کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔
۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
۴) ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔
اتنا کرنے سے وضو ہو جائے گا لیکن سنت کے مطابق وضو کرنے سے وضو کامل ہوتا ہے اور زیادہ ثواب ملتا ہے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھویئے پھر استنجے کی جگہ دھویئے چاہے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیئے (اور استنجے کی جگہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا دونوں استنجے کے مقام دھویئے) پھر بدن کو کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو پاک کیجیئے۔ اس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کیجیئے۔ اگر پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھویئے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیئے اور پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالیئے (اتنا پانی ڈالیئے کہ سر سے پاؤں تک سارے بدن پر بہہ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملیئے تاکہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پائے۔ اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ

ہو گا۔ غرض سارے بدن پر پانی بہائیے پھر وہاں سے ہٹ کر پاک جگہ پر آکر پاؤں دھویئے لیکن اگر وضو کے وقت پیر دھولیئے ہوں تو اب دھونے کی ضرورت نہیں۔

(بہشتی زیور۔ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ تا صفحہ ۱۵۹)

ف: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی۔ لہٰذا دونوں میں سے جو صورت بھی آپ کو اختیار کریں سنت ہونے کی نیت کرلیا کیجیے۔

(نسائی جلد ۱ صفحہ ۳۱ ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۸ شامی جلد ۱ صفحہ ۹۰)

فرائض غسل

غسل کا مندرجہ بالا طریقہ سنت کے موافق ہے۔ غسل میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر غسل درست نہیں ہوتا اور آدمی ناپاک رہتا ہے لہٰذا غسل کے فرائض کا علم ہونا ضروری ہے۔

غسل میں صرف تین چیزیں فرض ہیں۔

۱) کلی کرنا (اس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے)

۲) ناک میں پانی ڈالنا (جہاں تک ناک نرم ہے)

۳) سارے بدن پر پانی پہنچانا (بہشتی زیور حصہ اول)

اذان واقامت کی سنتیں

۱) اذان و اقامت قبلہ رو کہنا سنت ہے۔

(مراقی الفلاح صفحہ ۱۰۶ اعلا السنن جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سنت ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۴۸)

۳) اذان میں حَیَّی عَلَی الصَّلٰوۃ ، حَیَّی عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت موذن کو دائیں اور بائیں منہ پھیرنا سنت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رخ ہی رہے۔ (مراقی صفحہ ۱۰۶ شامی جلد ۱ صفحہ ۲۸۵)

۴) جب موذن سے اذان کے کلمات سنیں تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتے جائیں۔ اور حَیَّی عَلَی الصَّلٰوۃ وَحَیَّی عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ کہیں۔ (بخاری و مسلم)

۵) فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۶) اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دیا جائے گا لیکن قَدْقَامَۃِ الصَّلٰوۃ ک جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَدَامَھَا کہا جائے۔ (ابوداؤد)

۷) اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

(مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

۸) اذان کے بعد کی دعا۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ خلاف نہیں فرماتا ہے۔

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد بخاری میں نہیں ہے۔ امام بیہقی نے سنن کبیر میں نقل کیا ہے۔ (حصن حصین مع شرح فضل مبین)

وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ کا لفظ اور یاأَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وغیرہ الفاظ جو مشہور ہیں ان کا ثبوت روایات میں نہیں ہے۔ ملا علی قاری مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۶۳ پر فرماتے ہیں:

واما زیادۃ " والدرجۃ الرفیعۃ " الشتھرۃ علی الالسنہ فقال السخاوی لم ارہ فی شی من الروایات

فائدہ: اس دعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حسن خاتمہ کا انعام ہے۔ (مرقاۃ)

نماز کی اکیاون سنتیں

قیام میں گیارہ سنتیں

۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔
(طحطاوی صفحہ ۱۴۳)

۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا۔
(طحطاوی صفحہ ۱۴۳)

اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔ (شامی)

تنبیہ:

بعض فقہاء نے چار انگل کے فاصلہ کو مستحب کہا ہے لیکن فقہ میں اطلاق سنت پر اور سنت کا اطلاق مستحب پر ہوتا ہے۔ کذافی الشامی تجویز اطلاق اسم المستحب علی السنتہ وعکسہ (جلد ا صفحہ ۶۱۲)

۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔
(طحطاوی صفحہ ۱۴)

فائدہ:

مقتدی کی تکبیر تحریمہ اگر امام کی تکبیر تحریمہ سے پہلے ختم ہو گئی تو اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ (طحطاوی)

۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ و صفحہ ۱۰۸ عن وائل)

۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

(طحطاوی صفحہ ۱۵۲ شامی جلد ۱ صفحہ ۳۵۶)

۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا۔ یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند۔ (ایضاً)

۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۰)

۸) چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۱)

۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ (ایضاً)

۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔

(شامی جلد ۱ صفحہ ۳۵۹ طحطاوی صفحہ ۱۴۰)

۱۱) ثناء پڑھنا۔ (اعلاء السنن جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۷)

قرات کی سات سنتیں

۱) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱)

۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۱)

۳) چپکے سے آمین کہنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۲)

۴) فجر اور ظہر میں طوال مفصل یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج تک عصر و عشاء میں اوساط مفصل یعنی سورہ بروج سے سورہ لم یکن تک اور مغرب میں قصار مفصل یعنی سورہ لَم یَکُن سے سورہ ناس تک کی سورتوں میں سے کوئی سورۃ پڑھنا۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴)

۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۴)

۶) ثناء تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔ (مراقی صفحہ ۱۴۲)

۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ کا پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۷)

رکوع کی آٹھ سنتیں

۱) رکوع کی تکبیر کہنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۴)

۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۵)

۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۵)

۴) پیٹھ کو بچھا دینا۔ (شامی جلد ۱ صفحہ ۳۶۵)

۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔ (شامی جلد ۱ صفحہ ۳۶۵)

۶) سر اور سرین کو برابر رکھنا۔ (شامی جلد ۱ صفحہ ۳۶۵)

۷) رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۴)

۸) رکوع سے اٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه باآواز بلند کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا، (آہستہ سے)

اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

(شامی جلد ۱ صفحہ ۳۲۷)

سجدہ کی بارہ سنتیں

۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ (شامی جلد ۱ صفحہ ۳۵۲)

۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔ (شامی جلد ۱ صفحہ ۵۴۱)

۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔ (ایضاً)

۴) پھر ناک رکھنا۔ (ایضاً)

۵) پھر پیشانی رکھنا۔ (ایضاً)

۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ (ایضاً)

۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازؤں سے الگ رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۶)

۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۶)

۹) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا۔

۱۰) سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کہنا۔ (شامی جلد۱ صفحہ ۳۵۲)

۱۱) سجدہ سے اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔ (شامی جلد۱ صفحہ ۳۶۸ طحطاوی صفحہ ۱۴۵)

۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔
(طحطاوی صفحہ ۱۴۵)

قعدہ کی تیرہ سنتیں

۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔
(طحطاوی صفحہ ۱۴۶)

۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ (ایضاً)

۳) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اِلَّا اللّٰہ پر جھکا دینا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۶ و صفحہ ۱۴۷)

۴) قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۷)

۵) درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن و حدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۸)

۶) دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۹)

۷) سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔ (ایضاً)

۸) امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔ (ایضاً)

۹) مقتدیوں کو امام فرشتوں، اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔ (الطحطاوی صفحہ ۱۵۰)

۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔ (ایضاً)

۱۱) مقتدی کا امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔ (ایضاً)

۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔ (الطحطاوی)

۱۳) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔ (ایضاً)

فرائضِ نماز

۱) تکبیر تحریمہ۔

۲) قیام (کھڑا ہونا)

۳) قرائت (قرآن شریف میں سے کوئی سورۃ یا آیت پڑھنا)

۴) رکوع کرنا۔

۵) دونوں سجدے کرنا۔

۶) قعدہ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

اگر مندرجہ بالا چیزوں میں سے کوئی بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔ دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

نوٹ: واجب نماز، مفسداتِ نماز وغیرہ مسائل بہشتی زیور یا

آئینہ نماز مؤلفہ مفتی سعید احمد صاحبؒ مفتی اعظم مظاہر العلوم میں دیکھ کر عمل کریں۔

عورتوں کی نماز میں خاص فرق

۱) عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے۔ لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۱)

۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے۔ مردوں کی طرح چھنگلیاں اور انگوٹھے سے گٹے کو نہ پکڑے۔ (ایضاً)

۳) رکوع میں کم جھکے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملاکر گھٹنوں پر رکھ دے انگلیوں کو کشادہ نہ کرے۔ دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے۔ اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل ملادے۔

(طحطاوی صفحہ ۱۴۱ بہشتی زیور جلد ۲ صفحہ ۱۶)

۴) سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے ملادے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔

(بہشتی زیور حصہ دوم صفحہ ۱۷)

۵) قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور زانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملاکر رکھے۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۶ شامی جلد ۱ صفحہ ۳۰۳)

نماز کے وہ آداب جو سب کے لئے یکساں ہیں

قیام میں سجدہ کی جگہ رکوع میں پاؤں پر، سجدہ کی حالت میں ناک پر اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نظر رہے اور جمائی آئے تو خوب طاقت سے روکے، اور حتی الامکان منہ بند رکھے اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی جہاں تک ہو سکے ضبط کرے (ماخوذ از آئینہ نماز مؤلفہ حضرت مفتی سعید احمد صاحبؒ مفتی اعظم مظاہر علوم)

ہر فرض نماز کے بعد ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں۔ سلام پھیر کر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ تین بار پڑھنا مسنون ہے۔ پھر یہ پڑھیں۔

۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (حصن حصین۔ فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۴۳۹)

ترجمہ: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے۔ اے بزرگی اور کرم والے۔

نوٹ: ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۵۸ پر لکھا ہے کہ:

اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ فَلَا اَصْلَ لَهٗ الخ

یعنی ان جملوں کا روایات میں ثبوت نہیں ملتا بلکہ بعض قصہ گو لوگوں کا بڑھایا ہوا ہے۔

۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (حصن حصین)

۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچادیا جاؤں نکمی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

جمعہ کی سنتیں

۱) غسل کرنا۔ (بخاری۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲) اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔ (ابوداؤد باب فی الغسل للجمعہ)

۳) مسجد میں جلدی جانے کی فکر کرنا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴) مسجد پیدل جانا۔ (ابن ماجہ)

۵) امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

۶) اگر صفیں پرُ ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔
(ابوداؤد)

۷) کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو ولعب نہ کرنا۔ (ابن ماجہ)

۸) خطبہ کو غور سے سننا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

علاوہ ازیں جمعہ کے دن جو سورۃ کہف پڑھے گا اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا۔ جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آوے گا۔ اور اس جمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہوجائیں گے۔
(بہشتی زیور)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔
(ابن ماجہ)

جمعہ کے دن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا استعمال کرنا مسنون ہے۔ (بخاری)

کھانے کی چند سنتیں

۱) دستر خوان بچھانا۔ (بخاری)
۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (ترمذی)
۳) بسم اللہ پڑھنا بلند آواز سے۔ (بخاری و مسلم) (شامی جلد نمبر ۵)
۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔ (بخاری و مسلم)
۵) کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔ (مسلم عن حذلیفہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)
۶) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری و مسلم)
۷) اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔ (مسلم)
۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (بخاری و ابوداؤد)
۹) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔ (بخاری۔ مسلم)

۱۰) جوتا اتار کر کھانا۔ (مشکوۃ)

۱۱) کھانے کے وقت اکڑو بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سرین زمین پر ہوں یا گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھنے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے اور آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

۱۲) کھانے کے برتن۔ پیالہ و پلیٹ کو صاف کرلینا۔ پھر برتن اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۳) کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔ (مسلم)

۱۴) کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

۱۵) پہلے دسترخوان اٹھوانا پھر خود اٹھنا۔ (ابن ماجہ)

۱۶) دسترخوان اٹھانے کی دعا پڑھنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ (بخاری)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور با برکت ہو اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۸) کلی کرنا۔ (بخاری)

۱۹) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے:۔

بِسمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۰) جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دعا دے۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مِنْ سَقَانِیْ (مسلم)

اے اللہ جس نے کھلایا مجھ کو اس کو کھلا اور جس نے پلایا مجھ کو اس کو پلا۔

۲۱) سرکہ استعمال کرنا سنت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جاسکتا۔

۲۲) خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اسے چاہئیے کہ اس میں کچھ جو بھی ملا لے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔

۲۳) گوشت کھانا سنت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے
(جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۳۴)

۲۴) اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے (ابوداؤد)
البتہ اگر (غالب آمدنی) سود یا رشوت کی ہو یا بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہئے۔

۲۵) میت کے رشتہ داروں یعنی میت کی گھر کے افراد کو کھانا دینا مسنون ہے۔ (ابن ماجہ)

پانی پینے کی سنتیں

۱) دائیں ہاتھ سے پینا کیوں کہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ (مسلم)

۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ (مسلم)

۳) بسم اللہ کہہ کر پینا اور پی کر الحمد للہ کہنا۔ (ترمذی)

۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔ (مسلم و ترمذی)

۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔ (ابوداؤد)

۶) مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پیئں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتا پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھو آجائے۔ (بخاری و مسلم)

۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

(روح المعانی صفحہ نمبر ۱۴۹ پارہ ۲۷)

ترجمہ :۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا۔

۸) پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دور ختم ہو۔ (بخاری و مسلم) اسی طرح چائے یا شربت بھی پیش کریں۔

۹) دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں :۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ :۔ اے اللہ ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

۱۰) پلانے والے کو آخر میں پینا۔ (ترمذی)

لباس کی سنتیں

۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔
(ترمذی ۔ ابن ماجہ)

۲) قمیص کرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں پھر بایاں ہاتھ اسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لئے پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں۔ (ترمذی۔ ابواب۔ اللباس)

۳) پاجامہ ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اوپر رکھیں ۔ ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴) نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

۵) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔ (مرقاۃ)

۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ بہت پسند تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد
)

۷) سیاہ صافہ باندھنا مسنون ہے۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے
(نسائی)

۸) ٹوپی پہننا سنت ہے۔ (مرقاۃ جلد ۸ صفحہ ۲۴۶)

۹) قمیض یا کرتا وغیرہ اتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں پھر داہنا ہاتھ۔ اسی طرح شلوار اور پاجامہ اتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں پھر داہنا۔

۱۰) جوتا پہلے داہنے پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔
(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد)

۱۱) اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد)

بالوں کی سنتیں

۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مطابق کانوں تک اور ایک اور روایت کے مطابق کانوں کی لو تک تھی ان کے قریب تک ہونے کی روایات ہیں۔ (شمائل ترمذی)

۲) پورے سر پر بال رکھنا کانوں کی لو تک یا اس سے کسی قدر نیچے سنت ہے اور پورا سر منڈوا دینا بھی سنت ہے اور اگر کتروانا چاہے تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف چھوٹے کر دینا جس کو انگریزی بال کہتے ہیں جائز نہیں ہے۔ اسی طرح سر کا کچھ حصہ منڈوا دینا بھی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔ (بہشتی زیور حصہ ۱۱ صفحہ ۱۱۵)

۳) داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارد ہے (بخاری و مسلم) داڑھی منڈوانا یا ایک مشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ (بہشتی زیور حصہ ۱۱ فصحہ ۱۱۵) اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت کی مقدار سنت سے ثابت ہے۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۷۵)

۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سنت ہے۔ لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔ (اوجز المسالک ج ۱۴)

۵) زیر ناف، بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کر کے صاف ستھرا رہنا چاہیے۔ اگر چالیس دن گزر جائیں اور صفائی نہ

کرے تو گنہگار ہوگا۔ (بہشتی زیور حصہ ۱۱ صفحہ ۱۱۶)

۶) بالوں کو دھونا، تیل لگانا ور کنگھا کرنا مسنون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دن ناغہ کر دینا چاہیئے۔

(مشکوۃ۔ بزل المجھود شرح ابوداؤد)

۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔

(بخاری صفحہ ۶۱)

۸) کنگھا کرتے ہوئے یا حسب ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دعا کریں:۔

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ حَسَّنۡتَ خَلۡقِیۡ فَحَسِّنۡ خُلُقِیۡ (حصن حصین)

ترجمہ:۔ اے اللہ جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجیئے۔

بیماری علاج اور عیادت کی سنتیں

۱) بیماری میں دوا اور علاج کرانا مسنون ہے علاج کراتا رہے مگر بیماری کی شفا میں نظر اللہ ہی پر رکھے۔

۲) کلونجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا سنت ہے۔

(بخاری کتاب الطب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں

چیزوں میں شفا رکھی ہے ۔ ان دونوں کی تعریف میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

۳) علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۴) اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لئے جانا سنت ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عودوالموریض (بخاری) مریض کی عیادت کرو اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے۔

مرَضتُ مرضًا فاتانی النّبی صَلّی اللّٰہ علیہ وسَلم یعودنیالخ (بخاری) فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوگیا توحضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔

۵) بیمار پرسی کر کے جلد لوٹ آنا سنت ہے ۔ (مشکوہ) کہیں تمہارے زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بیمار ملول ورنجیدہ نہ ہوجائے یا گھر والوں کے کام میں خلل نہ پڑے۔

۶) بیمار کی ہر طرح تسلی کرنا مسنون ہے۔ مثلاً اس سے یہ کہے کہ اِن شاء اللہ تم جلد اچھے ہوجاؤ گے خدا تعالیٰ بڑی قدرت والا ہے کوئی ڈریا خوف پیدا کرنے والی بات بیمار سے نہ کہے۔

(مشکوہ صفحہ ۱۳۱)

۷) جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے۔

لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ (بخاری)

ترجمہ:۔ کوئی حرج نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے پھر اس کی شفایابی کے لئے سات بار یہ دعا پڑھے۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

ترجمہ:۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرش کا رب ہے کہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفاء ہوگی۔ ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔

(مشکوۃ صفحہ ۱۳۵۔ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۸۶)

مومن جو فدا نقشِ پائے نبیؐ ہو ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنتِ نبوی کی کرے پیروی امت طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

سفر کی سنتیں

۱) جہاں تک ہوسکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں، تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی

سفر کرے۔ (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۵۳)

۲) سواری کے لیئے رکاب میں پاؤں رکھیں تو بسم اللہ کہیں۔

(ترمذی)

۳) سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں پھر یہ دعا پڑھیں۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَاھٰذَا وَمَا کُنَّالَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّااِلٰی رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ (مسلم وترمذی)

ترجمہ:۔ پاک ہے ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۴) پھر یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّابُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِوَالْخَلِیْفَتُہ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰ بَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ:۔ اے اللہ آسان کردیجیئے ہم پر اس سفر کو اور طے کردیجیئے ہم پر درازی اس کی۔ اے اللہ آپ ہی رفیق سفر ہیں سفر

میں اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔

۵) مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رکے ان کو تکلیف ہو۔ (مسلم جلد ۲ ص ۱۴۴)

۶) سفر کے دوران جب سواری بلندی پر چڑھے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہے۔

(بخاری صفحہ ۴۲۰)

۷) جب سواری نشیب یا پستی میں اترنے لگے تو سُبْحَانَ اللہ کہے۔

(بخاری)

فائدہ:۔

مرقاۃ میں ہے کہ یہ سنت سفر کی ہے لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور اللہ اکبر کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور سبحان اللہ کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثواب سنت کی توقع ہے۔

اور ملا علی قاری نے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا راز یہ

بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر ہوتے نظر آرہے ہیں لیکن اے اللہ ہم بلند نہیں ہیں بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لئے خاص ہے اور پستی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا اس لئے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ آپ پستی سے پاک ہیں۔

۸) جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دعا پڑھیں۔

۹) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اے اللہ برکت دے ہمیں اس شہر میں پھر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِى اَهْلِهَا اِلَيْنَا۔ (حصن حصین)

یا اللہ نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کردیجئے ہمیں اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے، اس شہر کے نیک لوگوں کی۔

۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہوجائے تو اپنے گھر لوٹ آئے سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔ (بخاری صفحہ ۴۲۱)

۱۱) دور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں

جائے۔ (مشکوہ صفحہ ۳۳۹)

البتہ اہل خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں

(مرقاۃ جلد، صفحہ ۳۳۸)

ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین ودنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

۱۲) سفر میں کتا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔

(مسلم جلد ا صفحہ ۲۰۲)

کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۱۳) سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لئے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔

(مشکواۃ)

۱۴) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

(مسلم۔ ترمذی)

ترجمہ:۔ ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی

کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

نکاح کی سنتیں

۱) مسنون (برکت والا) نکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔ (مشکوٰۃ)

۲) نکاح کے لئے نیک اور صالح فرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغام بھیجنا مسنون ہے۔ (مشکوٰۃ جلد۶ صفحہ ۲۶۷ عن ابی ہریرہؓ)

۳) جمعہ کے دن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا پسندیدہ اور مسنون ہے۔ (مرقاۃ جلد ۶ و صفحہ ۲۱۰ و ۲۱۷)

۴) نکاح کو مشہور کرنا سنّت ہے۔ (مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۲۷۲)

۵) حسب استطاعت مہر مقرر کرنا سنّت ہے۔
(مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۲۷۷)

۶) شادی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و

اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۷) جب بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے اگر اولاد ہوگی تو اس پر شیطان مسلط نہیں ہوسکتا اور اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۷۶، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے دور رکھ اس دعا کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی اس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

ولیمہ

۸) شب عروسی گزارنے کے بعد، اپنے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنّت ہے۔ ولیمہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کرکے کھلائے تھوڑا کھانا جسب استطاعت تیار کرکے دوستوں عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگی سنّت کے لئے کافی ہے بہت ہی برا

ولیمہ وہ ہے کہ مالدار و دنیا دار لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریب مسکین، محتاج اور دیندار لوگوں کو دھتکار دیا جائے۔

شر الطّعَام طعام الولیمۃ یدُعٰی لھا الاغنیَاءُ وَیُترک الفقراءُ

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۷۸)

ایسے برے ولیمہ سے بچنا چاہئے۔ ولیمہ میں ادائیگی سنّت رکھو۔ دیندار غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ امیروں میں سے بھی جس کو چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو۔ جب ولیمہ نامودی اور دکھاوے کے لئے یا لوگوں کی تعریف کے لئے کیا جائے اس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

بچہ پیدا ہونے کے وقت کی سنتیں

۱) جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنا۔

(ترمذی۔ ابواب الاصناح جلد ۱ علیکم بسنتی) (ابوداؤد صفحہ ۳۴۰)

۲) جب بچہ سات روز کا ہوجائے تو اس کا اچھا سا نام رکھنا۔

(ابوداؤد)

۳) ساتویں روز عقیقہ کرنا (ابوداؤد) اگر ساتویں روز عقیقہ نہ کرسکے تو چودھویں روز ورنہ اکیسویں روز کردے۔

۴) بچے کا سر مونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔ (ترمذی)

۵) سر مونڈنے کے بعد بچے کے سر میں زعفران لگادینا۔

(ابوداؤد)

۶) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے عقیقہ کے لئے ایک بکرا یا ایک بکری ذبح کرنا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۷) عقیقہ کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(بہشتی زیور حصہ ۳)

۸) عقیقہ کا گوشت دادا، دادی، نانا، نانی سب ہی کھاسکتے ہیں۔

(بہشتی زیور حصہ ۳)

۹) کسی بزرگ سے چھوہارہ چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یا چٹانا اور دعا کرانا۔ (بخاری)

۱۰) جب بچہ سات برس کا ہوجائے تو اسے نماز و دیگر دین کی باتیں سکھانا۔

۱۱) جب بچہ دس برس کا ہوجائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا تاکہ نماز کا عادی ہوجائے۔

(مشکوٰۃ)

تنبیہ :۔ آج کل لاڈ پیار سے بچوں کو بگاڑا جارہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دے لیتے ہیں کہ بڑا ہو کر بچہ صحیح ہو جائے گا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ٹیڑھی ہی ہوگی۔ اس لئے ابتدا سے ہی اخلاق حسنہ سے اولاد کو مزین کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہو گا۔

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

۱) جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔
(مستدرک حاکم جلد۱ صفحہ ۳۵۳)

۲) جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

اے اللہ ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

۳) جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ۔ (ترمذی)

اے اللہ ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔

۴) جب موت واقع ہو جائے تو اہل تعلق یہ دعا پڑھیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا۔ (مسلم)

بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

۵) روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کریں۔

۶) جو شخص میت کو تخت پر رکھنے کے لئے اٹھائے یا جنازہ اٹھائے تو بسم اللہ کہے۔

۷) میت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سنّت ہے۔

۸) جب میت کو قبر میں رکھے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ)

۹) میت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اس طرح لٹانا چاہیئے کہ پورا سینہ کعبہ کی طرف ہو اور پشت کو قبر کی دیوار سے لگادے آج کل لوگ صرف منہ کعبہ کی طرف کردیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے، یہ بالکل خلاف سنّت ہے۔

(طحطاوی صفحہ ۳۳۴)

۱۰) میت کے رشتہ داروں یعنی گھر والوں کو کھانا دینا مسنون ہے۔ اس کھانے کو تمام برادری یا رشتہ داروں کو کھانا جائز نہیں ۔ ناموری اور دکھلاوے کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں جو موجود ہو دیدیا جائے۔ (جامع ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۱) جب میت کے دفن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں کے لئے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ اسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد۔ مستدرک، حاکم)

فائدہ:۔

دفن کے بعد مردہ کے لئے قبلہ رو ہو کر دعا کرنا مسنون ہے لیکن نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا جیسا کہ آج کل رواج ہو گیا ہے جائز نہیں ہے۔ (مراقاۃ جلد ۴ صفحہ ۶۴ بحرالرائق جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

سونے کی سنتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان تمام چیزوں پر استراحت فرمانا ثابت ہے۔

۱) ۱/ بوریہ ۲/ چٹائی ۳/ کپڑے کا فرش ۴/ زمین ۵/ تخت ۶/ چارپائی ۷/ چمڑا اور کھال۔ (زادالمعاد)

۲) باوضو سونا سنّت ہے۔ (ابوداؤد)

۳) جب اپنے بستر پر آئے تو اسے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴) سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درج ذیل امور انجام دے۔

۱/ دروازہ بند کرے ۲/ چراغ بجھادے

۳/ مشکیزہ کا منہ باندھے ۴/ برتن ڈھانک دے

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۷۰)

۱ حدیث میں آیا ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتادیتا ہے کہ تو بتی کھینچ کر لے جا جو آگ لگنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

(حصن حصین مع ترجمہ فضل مبین)

۲ مسلم شریف کی روایت ہے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے جس کھلے ہوئے برتن پر سے گزر جاتی ہے تو اس میں وبا کا کچھ حصہ ضرور داخل ہوجاتا ہے۔

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

اور اگر اس وقت ڈھانکنے کے لئے کچھ نہ ملے تو برتن کے منہ پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۷۰)

۵) عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ نماز پڑھ کر سو جانا چاہیئے۔ البتہ وعظ و نصیحت کے لئے یا روزی، معاش کے

لئے جاگنے کی اجازت ہے۔

۶) سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین بار سلائی سرمہ لگانا عورت اور مرد دونوں کے لئے مسنون ہے۔ (شمائل ترمذی)

جب سونے کا ارادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھو مثلاً الحمد شریف، آیتہ الکرسی، سورہ ملک، تَبَارَكَ الَّذِیْ، چاروں قل اور دورد شریف۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو دو ایک سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

۷) سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کا اہتمام کرے یعنی سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد اللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے۔

۸) سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رو سونا مسنون ہے۔ (شمائل ترمذی) (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۳۳۲) پیٹ لیٹنا اس طرح کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف منع ہے۔

(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵) (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۳۳۱)

۹) بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھیں۔

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ

(بخاری جلد ۲ ص ۹۳۵، مسلم جلد ۲ ص ۳۴۹، ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۷)

۱۰) پھر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (بخاری، مسلم)

۱۱) سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۷)

۱۲) اگر خواب میں کوئی ڈراونی بات نظر آجائے اور آنکھ کھل جائے تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھو اور کروٹ بدل کر سو جاؤ۔

(مسلم کتاب الرؤیا ج ۲)

معاشرت کی چند سنتیں۔

۱) سلام کرنا مسلمانوں کے لئے بہت بڑی سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیئے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ ہو (بخاری) کیوں کہ سلام اسلامی حق ہے کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔

۲) بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام

کیا اس لئے بچوں کو بھی سلام کرنا سنت ہے۔
(مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

۳) سلام کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے اَلسَّلاَمُ عَلَیکُمْ کہے ہاتھ سے یا سر سے انگلی کے اشارے سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سنت کے خلاف ہے۔ اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کرے۔ (مشکوہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۹ بحوالہ ترمذی)

۴) کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے عورت، عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔
(مشکوہ جلد ۲ فصحہ ۴۰۱ عن البراءَ عاخرب)

۵) کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جاؤ دوسروں کو اٹھا کر خود بیٹھ جانا گناہ کی بات اور مکروہ ہے۔
(بخاری، مسلم)

۶) اگر کوئی شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اپنی جگہ سے ذرا سا کھسک جائیں چاہے مجلس میں گنجائش ہو یہ بھی سنت ہے اور اس میں اس آنے والے کا اکرام ہے۔

۷) کہیں اگر صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا دل شبہات کی وجہ

سے رنجیدہ ہوگا اور مسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے
(مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

۸) کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہیئے۔ (مشکوہ صفحہ ۴۰۱)

۹) جب جمائی آوے تو سنت ہے کہ اس کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے (بخاری) اور اگر منہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکے تو بائیں ہاتھ کی پشت کو منہ پر رکھ لے اور ہا ہا کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث میں ممنوع ہے۔
(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۱۹، مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۱۲، ۴۱۳)

۱۰) اگر کسی کا اچھا نام سنو تو اس سے اپنے مقصد کے لئے نیک فال سمجھنا سنت ہے اور اس سے خوش ہونا بھی سنت ہے۔ بدفالی لینے کو سخت منع فرمایا گیا ہے۔ جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہوگا یا کوا بولا، یا بندر نظر آگیا یا الو بولا تو ان سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل اور غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دن کو منحوس سمجھنا بہت برا ہے۔ (مرقاۃ جلد ۹ صفحہ ۲۹۶ وغیرہ)

سنت پر عمل کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوجاتا ہے اس

لئے اہتمام سے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

وساوس کے وقت کی سنت

کفر یا گناہ کے وقت یہ پڑھنا سنت ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
(مرقاۃ جلد نمبر ا صفحہ ۱۳۷)

سنت تفکر

دوسری سنت یہ ہے کہ ذات حق تعالیٰ میں غور نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور کریں کَمَافِی الْحَدِیْث تفکّروافِی خلق اللّٰهِ وَلَا تَتَفکّروافِی اللّٰهِ فانکم لم تقدروا قدرہٗ
(الترغیب والترہیب)

تفکر کا تعلق خلق سے ہے نہ کہ خالق سے کَمَا قَالَ تَعَالٰے شَاْنُہٗ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(ازمسائل السلوک بیان القرآن)

چند اہم تعلیمات دینی

جس نے کہنا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہنا مانا اللہ تعالےٰ کا۔ (پ ۵، ع ۸)

وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور برے کام سے منع نہ کرے۔

(ترمذی شریف)

وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے (ترمذی)

دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر رہتا ہے۔ (بخاری شریف)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری شریف)

ماں باپ کو ستانے کا وبال دنیا میں بھی آتا ہے۔ (مشکوۃ شریف)

غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، مالداری کو فقر سے پہلے، فراغت کو مشغولی سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے

(ترمذی)

صلوۃ استخارہ

حضرت جابر رضیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم

کو (اہم) کاموں میں اس طرح استخارہ تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورتوں کو یاد کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعا پڑھے (جو آگے آرہی ہے) (بخاری صفحہ ۹۴۴) اور حضرت انسؓ سے فرمایا کہ اے انس جب تم کو کوئی امر تردد میں ڈال دے تو اپنے رب سے استخارہ کرو اور سات مرتبہ استخارہ کرو۔ پھر دل میں جو بات غالب آجائے اسی میں خیر سمجھو۔ (شامی جلد ا ص ۵۰۷)

فائدہ:

کسی خواب کا نظر آنا یا کسی آواز کا سنائی دینا ضروری نہیں کہ اسی طرح دوسروں سے استخارہ کرنا ثابت نہیں دوسروں سے مشورہ لینا سنت ہے۔ حدیث پاک ہے جو مشورہ سے کام کرتا ہے نادم نہیں ہوتا اور جو استخارہ کر کے کام کرتا ہے وہ نامراد نہیں ہوتا۔ نماز استخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کسی امر میں استخارہ کرنا ہے تو صرف دعائے استخارہ کافی ہے اور اگر یہ دعا استخارہ یاد نہ ہو تو یہ مختصر سی دعا کرلے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ (شامی جلد ۱)

دعائے استخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَاالۡاَمۡرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ وَفِیۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرکے) شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمُعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ

(بخاری صفحہ ۹۴۴ دعوات حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے واسطے سے قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کی مدد سے اور آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے فضل کا پس بے شک آپ قدرت رکھنے والے ہیں اور میں عاجز اور کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں میں نہیں جانتا اور آپ علاّم الغیوب ہیں۔ اے اللہ! اگر یہ کام جو آپ کے علم میں ہے میرے لئے میرے دین اور معاش اور آخرت میں خیر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دیجئے

اور آسان فرما دیجئے اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دیجئے اور اگر آپ کے علم میں اس کے اندر شر ہے میرے دین اور معاش اور آخرت میں تو اس کو مجھ سے دور کر دیجئے اور مجھ کو اس سے دور کر دیجئے اور جہاں خیر ہو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے اور مجھ کو اس پر راضی کر دیجئے۔

اس دعا کے بعد جو دل میں خیال غالب ہو جائے اسی میں خیر سمجھے۔

صلوۃ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کسی بندے سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے پھر حق تعالیٰ کی ثناء کرے اور درود شریف پڑھے یہ دعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ شامی جلد ۱)

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو حلیم اور کریم ہیں اَلْحَلِيْمُ الَّذِىْ لَا يُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَةِ اَلْكَرِيْمُ الَّذِىْ يُعْطِىْ بِدُوْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّمِنَّةٍ حلیم ہے وہ ذات جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے اور کریم وہ ذات ہے جو بدون استحقاق اور قابلیت عطا کرے پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے ہر قسم کی تعریف اللہ رب العالمین کے لئے خاص ہے اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے موجبات کا اور آپ کی مغفرت کے ارادوں کا ہر نیکی کے مال غنیمت کا اور ہر برائی سے سلامتی کا ہمارے کسی گناہ کو نہ چھوڑیئے مگر بخش دیجئے اور نہ ہمارا کوئی غم باقی رکھئے مگر اس کو دور فرمادیجئے اور ہماری ہر حاجت کو جس سے آپ راضی ہوں اس کو پوری کردیجئے اے ارحم الراحمین۔

ہر دعا کے قبل اور بعد درود شریف پڑھ لینا دعا کی قبولیت کا نہایت قوی ذریعہ ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ علامہ ابواسحاق الشاطبیؒ نے فرمایا:۔
اَلصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَابَةٌ عَلَى الْقَطْعِ یعنی درود شریف کو حق تعالیٰ شانہ مقبول فرمالیتے ہیں اور کریم سے بعید ہے کہ بعض دعا کو قبول کرے اور بعض کو رد کردے فَاِنَّ الْكَرِيْمَ لَا يَسْتَجِيْبُ بَعْضَ الدُّعَاءِ وَيَرُدُّ بَعْضَهٗ اور علامہ ابو

سلیمان درانیؒ فرماتے ہیں کہ دعا سے قبل اور بعد درود شریف پڑھنے والی دعا قبول ہوجاتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے کی دعائے درود کو قبول فرمائیں اور درمیان کی دعا کو رد کردیں یہ ان کے کرم سے بعید ہے فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ وَھُوَاَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَابَیْنَھُمَا (شامی جلد ۱) احقر عرض کرتا ہے کہ جب بھی کوئی پریشانی دنیا یا آخرت کی آئے جسمانی مصیبت ہو یا روحانی مصیبت یعنی معصیت کے تقاضے پریشان کریں دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر مزکورہ دعا پڑھ کر بار بار ہر روز دل سے دعا کرے ۔ غیب سے اسباب فلاح پیدا ہوں گے ۔ جس کا دل چاہے اپنے رب سے نصرت اور کرم کا انعام حاصل کرے ۔

بعض عادات و خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق سنتیں

سنت :۔ جب آپ صلیٰ اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔

سنت :۔ آپ صلیٰ اللہ علیہ وسلم جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے اگر کوئی سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ہاں کہہ دیتے

ورنہ خاموش ہوجاتے۔

سنت :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کردیتے اور جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا آپ کان نہیں ہٹاتے۔

سنت :۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا دیتے :۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ (ترمذی)

سنت :۔ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸)

سنت :۔ جب کوئی ملتا تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی صفحہ ۱۲)

سنت :۔ جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے متکبروں کی طرح کن انکھیوں سے نہ دیکھتے۔

(خصائل شرح شمائل صفحہ ۹)

سنت :۔ نگاہ نیچی رکھتے تھے ۔ غایت حیاء کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے ۔ (خصائل صفحہ ۱۲)

سنت :۔ برتاؤ میں سختی نہ فرماتے تھے نرمی کو پسند فرماتے تھے ۔ آپ انتہائی نرم مزاج حلیم الطبع اور رحمدل تھے ۔

(مشکوۃ صفحہ ۵۱۲ بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۴ و ۵)

سنت :۔ حضور صلیٰ اللہ علیہ وسلم چلتے وقت پاؤں اٹھاتے تو قدم قوت سے اکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہوں ۔ (خصائل شرح شمائل صفحہ ۱۲ و ۳۰)

سنت :۔ سب میں ملے جلے رہتے تھے (یعنی شان بنا کر نہ رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرمالیتے تھے (بہشتی زیور جلد ۸ ص ۴)

سنت :۔ اگر کوئی غریب آتا یا بڑھیا آپ صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے بات کرنا چاہتی تو آپ صلیٰ اللہ علیہ وسلم سڑک کے کنارے سننے کے لئے بیٹھ جاتے ۔ (بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۴)

سنت :۔ نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو سینہ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی صدا آتی ۔ خوف خدا کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی ۔ (شمائل صفحہ ۱۸۸)

سنت :۔ گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف نہ پہنچے اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اٹھتے آہستہ سے جوتا پہنتے آہستہ سے کواڑ کھولتے آہستہ سے باہر چلے جاتے اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۰ بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۴)

سنت :۔ جب چلتے تو نگاہ نیچی زمین کی طرف رکھتے مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے سے آتا تو سب سے پہلے سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کرتے۔ (شمائل ترمذی صفحہ ۱۲)

سنت :۔ کسی قوم کا آبرو دار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

سنت :۔ اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لئے کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے جیسے ان سے ہنسنا بولنا اور ایک حصہ اپنے بدن کی راحت کے لئے نکالنا۔

(شمائل ترمذی صفحہ ۱۹۸)

سنت :۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہنا

(نشر الطیب صحہ ۱۷۰)

سنت :۔ پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا ۔ بڑوں کی عزت کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۴ و صفحہ ۴۲۳)
سنت :۔ کوئی رشتہ دار بدسلوکی کرے تو اس کے ساتھ سلوک سے پیش آنا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۹)
سنت :۔ جو لوگ دنیا کے اعتبار سے کمزور ہیں ان کی طرف خیال رکھنا۔
سنت :۔ دائیں یا بائیں جانب تکیہ لگانا۔
(شمائل ترمذی مع فضائل نبوی صفحہ ۷۶)
سنت :۔ بیوی کا دل خوش کرنے کے لئے اس سے مزاح کرنا اور ہنسی کی بات کرنا بھی سنت ہے۔ (خصائل شرح شمائل ص ۱۹۸)
سنت :۔ بعد نماز فجر اشراق تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں مزتع آلتی پالتی بیٹھتے تھے نیز اپنے اصحاب میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مُربع بیٹھتے تھے۔ (خصائل شرح صفحہ ۷۶) البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دوزانو بیٹھنا اقرب الی التواضع لکھا ہے۔
(شامی جلد نمبر ۱)
سنت :۔ اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ چہرے سے ملنا۔
(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸)

سنت :۔ سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کے لئے کہنا اور بدون اس کی صریح اجازت آگے نہ بیٹھنا سنت ہے۔ اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ الخ (مشکوٰۃ)

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ